فکر و نظر۔۔۔اسلام آباد جلد: ۴۷ شمارہ: ۳

# قرآن حکیم مستشرقین کی نظر میں

## (بہ سلسلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت)

عبدالستار غوری ☆

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل کے مختلف پہلو ہیں۔ مثلاً ایک پہلو وہ بھی ہو سکتا ہے، جسے اقبال نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

شاہد اول شعورِ خویشتن　　خویش را دیدن بہ نورِ خویشتن

شاہد ثانی شعورِ دیگری　　خویش را دیدن بہ نورِ دیگری

شاہد ثالث شعورِ ذاتِ حق　　خویش را دیدن بہ نورِ ذاتِ حق

ان اشعار سے کیا کیا مفہوم اخذ کیے جاتے ہیں اور اس میں کیا کیا معنی آفرینی کی جاتی ہے، اس سے صرفِ نظر کرتے ہوئے، اس مضمون میں ان اشعار کا صرف ایک سادہ سا اور ظاہری مفہوم ہی پیش نظر ہے۔ اس مفہوم کے اعتبار سے ان اشعار میں کسی شخص کی حیثیت اور اس کا مرتبہ و مقام متعین کرنے کے لیے تین باتوں کو معیار قرار دیا گیا ہے۔ پہلا معیار "شعورِ خویشتن" ہے؛ جسے عرفانِ نفس یا اپنی ذات کی پہچان بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے کسی شخص کا مرتبہ و مقام متعین کرنے کے لیے سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ اس کا خود اپنے بارے میں کیا خیال ہے، وہ دوسروں کے سامنے اپنے آپ کو کس حیثیت سے پیش کرتا ہے، اور وہ اپنی اس حیثیت کے بارے میں خود کتنا پُر اعتماد ہے؟ کیا کسی ترغیب یا لالچ میں آکر اس نے کبھی اپنے عزائم و مقاصد اور نظریات سے روگردانی کی؟ کیا ظلم و ستم اور توہین و استہزا سے تنگ آکر کبھی اس نے اپنے موقف میں کسی کمزوری کا مظاہرہ کیا؟ کیا مفاہمت کی کسی پیش کش پر اس نے اپنے دعاوی و نظریات کے متعلق کبھی کسی نظر ثانی کی ضرورت محسوس کی؟ یا اپنی دعوت اور پیغام کے سلسلے میں کسی ادنیٰ سی لچک یا مفاہمت کے سوال پر کبھی سوچ بچار تک کی مہلت بھی طلب کی؟

---

☆ المورد، ادارہ علم و تحقیق، لاہور

وغیرہ جیسی باتوں سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے دعاوی و نظریات میں کس قدر پُر اعتماد اور مُخلِص ہے۔

ان اشعار کا اس تحریر میں جو مفہوم لیا گیا ہے، اس کے اعتبار سے دوسری بات جس کو کسی شخص کی حیثیت اور اس کا مرتبہ و مقام متعین کرنے کے لیے معیار قرار دیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ جن دوسرے لوگوں کا اس شخص سے واسطہ پڑتا ہے، وہ اسے کیسا پاتے ہیں؟ وہ اس کے متعلق کیا نظریات رکھتے ہیں؟ وہ اس کے بارے میں کیا رائے ظاہر کرتے ہیں؟ وہ اس کے کردار و نظریات کے سلسلے میں کیا شہادت فراہم کرتے ہیں؟ اور اس کے عقاید و نظریات قبول کرنے والوں، اس پر ایمان لانے والوں اور اس کے پیروکاروں کی زندگیوں میں کیا تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟ اس سے ایک انسان کا مقام و مرتبہ متعین کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ایک انسان اپنے بیوی بچوں، اپنے والدین، اپنے عزیز و اقارب، اپنے قریبی دوستوں، اپنے ملازموں، اپنے شرکاءِ سفر اور اپنے شرکاءِ کاروبار سے اپنے اخلاق و کردار اور اپنا برتاؤ ہرگز نہیں چھپا سکتا۔ اس اعتبار سے اس شخص کے بارے میں ان کی رائے اور ان کی شہادت کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اسی سلسلے کی ایک بات یہ ہے کہ اگر کچھ اربابِ علم و تحقیق نے اس شخص کی سیرت، حالاتِ زندگی اور اس کے عہد کے تناظر میں اس کے کارناموں کا تجزیہ اور تنقیدی مطالعہ کیا ہے تو وہ اس کی شخصیت کے بارے میں کس نتیجے پر پہنچے ہیں؛ اور اسے کس حیثیت سے پیش کرتے ہیں؟

ان اشعار کا اس تحریر میں جو مفہوم لیا گیا ہے، اس کے اعتبار سے تیسری بات جس کو کسی شخص کی حیثیت اور اس کا مرتبہ و مقام متعین کرنے کے لیے معیار قرار دیا گیا ہے، وہ ہے اس شخص کے بارے میں ذاتِ حق کی شہادت۔ حق تعالیٰ اس کے بارے میں اپنی کتاب میں کیا بیان فرماتا ہے؟ اس کی جدوجہد اور اس کے مقاصد کے سلسلے میں اسے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کس طرح تائید حاصل ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیا کے ذریعے پرانی الہامی کتابوں میں اس کے متعلق کیا خبر دی ہے؟ مسلمہ فطری اور الہامی تعلیمات کے تناظر میں یہ شخص کس حیثیت کا حامل قرار پاتا ہے؟ اس طرح کے امور سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حق تعالےٰ کے نزدیک یہ شخص کس حیثیت کا حامل ہے۔

یہ پہلو فی ذاتہٖ ایک مبسوط مقالے کا متقاضی ہے۔ اس پر "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم -- اپنی، دوسروں کی، اور حق تعالیٰ کی آرا کے تناظر میں" جیسے کسی عنوان کے تحت مفصل گفتگو کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل پر کئی اور پہلوؤں سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ لیکن موجودہ مضمون میں موضوع کے ان پہلوؤں پر گفتگو کا کوئی موقع نہیں۔

موجودہ سلسلہ مضامین میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل ایک اور پہلو سے بیان کیے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے تحت انھیں مندرجہ ذیل اجزا میں تقسیم کر کے ان پر الگ الگ گفتگو کی جائے گی:

(الف) قرانِ حکیم بطور دلیلِ نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مستشرقین کی نظر میں)

(ب) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت بطور دلیل نبوت (مستشرقین کی نظر میں)

(ج) قدیم صحفِ سماوی میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشین گوئیاں۔

اس سلسلہ مضامین کی موجودہ تحریر میں صِرف پہلے جزو پر گفتگو مقصود ہے۔ عمومی حیثیت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل کے موضوع پر مسلم اہل علم و تحقیق نے نہایت مفصل اور معقول مواد فراہم کر دیا ہے۔ یہاں اس پر کسی مزید گفتگو کی گنجائش نہیں اور اس کی تکرار تحصیل حاصل ہو گی۔ ویسے بھی پیش نظر سلسلہ مضامین میں اس بات کا شعوری اہتمام کیا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، صرف غیر مسلم سکالرز ر مستشرقین ہی کی عبارات پیش کی جائیں۔ اسی لیے موجودہ مضمون میں قرآن کریم کے متعلق صرف بعض غیر مسلم مستشرقین کے نتائج فکر اور ان کی آرا ہی پیش کی جائیں گی، کہ وہ کس طرح قرآن کریم کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلوص و صداقت کی دلیل اور ایک معجزہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کے پیش کرنے سے معاذ اللہ یہ مقصود ہرگز نہیں کہ ان کے بغیر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ثبوت میں کوئی خامی رہ جاتی۔ مقصود صرف اتنا ہے کہ قارئین کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ غیر مسلم اصحاب علم و تحقیق اور مستشرقین بھی اپنی تحقیقات کے کسی نہ کسی موڑ پر اپنے آپ کو اس بات پر مجبور پاتے ہیں کہ وہ قرآن کی اس حیثیت کو تسلیم کریں کہ یہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے حق میں ایک محکم دلیل، بلکہ بذاتِ خود ایک معجزہ ہے۔

اس نوعیت کا کام اس سے پہلے اردو ادب میں موجود نہیں۔ بلاشبہ بعض مسلم علما نے اپنی انگریزی تصنیفات میں ایسے حوالے نقل کیے ہیں۔ اسی طرح اردو میں بھی کچھ ایسی کتابیں ملتی ہیں، جن میں غیر مسلم سکالرز اور مستشرقین کی عبارات کے ترجمے درج ہیں۔ لیکن ان کی اصل انگریزی عبارات درج کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا، جن کا موازنہ کر کے دیکھا جاسکے کہ ترجمہ کس حد تک معیاری ہے۔ ان کتابوں میں حوالے نقل کرتے وقت تحقیق کے اصولوں کا بھی التزام نہیں کیا گیا۔ اگر کوئی شخص اصل مآخذ سے رجوع کرنا چاہے تو اسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح تلفظ کے معاملے میں بھی ان کتابوں سے کوئی معیاری رہنمائی نہیں ملتی۔ موجودہ سلسلہ مضامین میں کسی حد تک اس کمی کا تدارک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

انگریزی اقتباسات کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ کسی عبارت حتیٰ کہ کسی لفظ کا مفہوم بھی اردو میں ادا ہونے سے رہ نہ جائے۔ انگریزی میں مصنف نے جس زورِ بیان اور اسلوب نگارش کا مظاہرہ کیا ہے، کوشش کی گئی ہے کہ اردو میں منتقل کرتے وقت وہ مجروح نہ ہونے پائے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں لفظی ترجمے کا التزام ممکن نہیں تھا۔ دونوں زبانوں کی ادبی لطافتوں میں ربط اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش میں بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ صرف ایک اقتباس کا ترجمہ کرنے میں پورا ایک دن صرف ہو گیا۔ یہ اس لیے کیا گیا کہ اردو قارئین پوری طرح محظوظ اور متأثر بھی ہو سکیں اور اقتباس کا پورا مفہوم بھی ان تک منتقل ہو سکے۔ لیکن اس کے باوجود اس بات کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ موجودہ کاوش میں کوئی خامی نہیں۔ اہل علم کی اصلاح و آراء کا تشکر و امتنان کے ساتھ خیر مقدم کیا جائے گا۔

مسلم اربابِ علم و تحقیق نے اس موضوع پر نہایت وقیع مواد فراہم کیا ہے۔ غیر مسلم مغربی محققین (مستشرقین) نے بھی اس سلسلے میں قابلِ قدر کام کیا ہے۔ اگرچہ اکثر مستشرقین قرآن کو کلامِ الٰہی تسلیم نہیں کرتے، لیکن دوسری طرف ان کی ایک بڑی تعداد نہایت زوردار دلائل کے ساتھ قرآن کو ایک بے مثال، معجزانہ، الہامی کتاب کے طور پر پیش کرتی ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جو مغربی علما قرآن کو کلامِ الٰہی تسلیم نہیں کرتے، اُن کی بھی ایک بڑی تعداد کسی نہ کسی انداز سے اسے ایک بے مثال معجزہ تسلیم کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتی ہے۔ مقالے کی نوعیت کے لحاظ یہاں ایسے اِقتباسات

تفصیل سے تو پیش نہیں کیے جا سکتے؛ البتہ نمونے کے طور پر چند اقتباسات کا مطالعہ بے محل نہ ہوگا۔ ان اقتباسات سے متعلق تعارفی عبارات درج نہیں کی گئیں۔ ترجمے کی موجودگی میں ان کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوگی، اور مضمون میں ان کی گنجایش بھی نہیں ہے۔ پہلے مخالفانہ نقطۂ نظر کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے:

"San Pedro and other Orientalists of the Middle Ages and later have asserted that the Prophet was an epileptic or possessed by demons .(...). Much more recently Rodinson dubbed it as auditory visual hallucination." (1)

"سان پیڈرو اور قرونِ وسطیٰ اور مابعد کے دوسرے مستشرقین کا دعویٰ ہے کہ پیغمبر اسلام [صلی اللہ علیہ وسلم] مرگی کے مریض تھے، یا اُن پر آسیب کا سایہ تھا، (......)۔ بالکل حال ہی میں روڈنسن نے اسے 'سمعی بصری واہمہ' قرار دیا ہے۔"

پروفیسر منٹگمری واٹ (Montgomery Watt) ایک نہایت قابلِ احترام مستشرق ہیں۔ اگرچہ وہ اسلام پر شدید تنقید کرتے رہے ہیں، لیکن بعد میں انھوں نے کچھ معتدل رویہ اختیار کر لیا۔ اس اعتراض کا انھوں نے خوب محاکمہ کیا ہے:

"On some occasions at least there were physical accompaniments. He would be gripped by a feeling of pain. and in his ears there would be a noise like the reverberation of a bell. Even on a very cold day the bystanders would see great pearls of sweat on his forehead as the revelation descended upon him. Such accounts led some Western critics to suggest that he had epilepsy. but there are no real grounds for such a view. Epilepsy leads to physical and mental degeneration. and there are no signs of that in Muhammad: on the contrary he was clearly in full possession of his faculties to the very end of his life. These physical accompaniments of religious experiences are of interest to the religious psychologist. but they never either prove or disprove the truth of the content of the experiences."(2)

"کم از کم بعض مواقع پر تو (ضرور ایسا ہوتا تھا کہ نزولِ وحی کے وقت خارجی طور پر کچھ) جسمانی مظاہر رُونما ہوتے تھے۔ آنحضرت درد محسوس کرتے، اور آپ کے کانوں میں گھنٹی کی سی آواز آنے لگتی۔

جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا، تو بہت سردی کے دنوں میں بھی قریب کھڑے شخص کو آپ کی پیشانی پر پسینے کے موتیوں جیسے قطرے نظر آتے۔ ایسی صورتِ حال سے بعض مغربی ناقدوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آنحضرت مرگی کے مریض تھے۔ لیکن یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے۔ مرگی سے تو جسم اور ذہن میں بگاڑ رونما ہوتا ہے، جبکہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] میں ایسی کوئی علامات نہیں پائی جاتیں۔ اس کے برعکس زندگی کے آخری لمحے تک آپ کے قویٰ میں کسی قسم کا کوئی اضمحلال رونما نہیں ہوا۔ اس طرح کے جسمانی مظاہر دینی نفسیات کے ماہرین کی دلچسپی کا موضوع تو ہو سکتے ہیں، لیکن ان سے اس عمل (وحی) کی سچائی اور اس کی صحت و عدمِ صحت کا کوئی تعلق نہیں۔"

اس اعتراض کے متعلق کے، ڈبلیو، مارگن (K.W.Morgan) وضاحت کرتے ہیں :

"Has epilepsy ---this sad and debilitating disease---ever enabled its victim to become a prophet or a law giver, or rise to a position of the highest esteem and power." (3)

"کیا اس المناک اور تباہ کن بیماری - مرگی - نے کبھی اپنے کسی تختہء ستم میں ایسی عظیم الشان استعداد پیدا کی ہے کہ وہ ایک پیغمبر اور شارع و قانون ساز بن جائے، یا قوت و عظمت کا ایسا اعلیٰ و ارفع مرتبہ حاصل کر لے ؟"

الفرڈ گیوم (Guillaume) نے اس سلسلے میں اپنا نقطہ نظر ان الفاظ میں بیان کیا ہے :

"To base such a theory of epilepsy on a legend which on the face of it has no historical foundation is a sin against historical criticism." (4)

"ایک ایسی داستان پر جس کی واضح طور پر کوئی تاریخی حیثیت نہیں، مرگی کے اس جیسے نظریے کی بنیاد رکھنا، تاریخی تحقیق و تنقید کے خلاف ایک گناہِ عظیم ہے۔"

بعض مخالف اسلام مستشرقین قرآن کی زبان اور اس کے اندازِ بیان کی بے مثال عظمت اور معجزانہ شان کا بھی برملا اعتراف کرتے ہیں۔ ذیل میں چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ ابتدا میں ان مستشرقین کی تحریریں درج کی جا رہی ہیں جنھوں نے قرآن حکیم کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے :

***Arberry, A. J.:-*** "(...) to produce something which might be accepted as echoing however faintly the sublime rhetoric of the Arabic Koran. I have been at pains to study the intricate and richly varied rhythms which---apart from the message itself---constitute the Koran's undeniable claim to rank

amongst the greatest literary masterpieces of mankind. (....). This task was undertaken, not lightly, and carried to its conclusion at a time of great personal distress, through which it comforted and sustained the writer in a manner[,] for which he will always be grateful. He therefore acknowledges his gratitude to whatever power or Power inspired the man and the Prophet who first recited these scriptures." (5)

"کوئی ایسی چیز تخلیق کرنے کے لیے، جس کے متعلق -- خواہ ادنیٰ درجے ہی میں سہی -- یہ بات تسلیم کی جا سکے کہ یہ عربی قرآن کی بلند مرتبہ خطابت و شیریں بیانی کی کوئی جھلک پیش کر رہی ہے؛ مجھے عروض و بلاغت کے اُن نہایت پیچیدہ و نازک اور مختلف الانواع علوم و فنون سیکھنے کی زحمت گوارا کرنا پڑی؛ جو اس کے اندرونی پیغام سے قطع نظر، قرآن کے اس ناقابلِ تردید دعوے کی بنیاد ہیں کہ اس کا شمار عالمِ انسانیت کے عظیم ترین ادبی شاہکاروں میں ہونا چاہیے۔[قرآن کے اس انگریزی ترجمے کی] یہ ذمہ داری معمولی سمجھ کر اختیار نہیں کی گئی تھی۔ اس ترجمے کی تکمیل اس دور میں کی گئی جب مترجم کی صحت انتہائی خراب حالت میں تھی۔[ترجمے کی سرانجام دہی کے]اس پورے دور میں اس کام نے مصنف کو ایک طرح سے صحت کی بحالی میں سہارا بھی دیا اور[قلبی] سکون و اطمینان بھی؛ اور اس امر کے لیے مصنف ہمیشہ شکر گزار رہے گا۔ اس کے لیے مصنف اس قوت یا قدرتِ خداوندی کی احسان مندی کا اقرار و اعتراف کرتا ہے، جس نے اُس بشر و رسول پر اس کا اِلہام فرمایا، جس نے ان صحائف کی تلاوت کا آغاز کیا۔"

قرآن حکیم کا انگریزی زبان میں ایک ترجمہ رچرڈ بیل نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے قرآن کے تعارف پر ایک مکمل کتاب Introduction to the Qur'an کے نام سے الگ بھی لکھی ہے۔ اپنی اس کتاب میں ایک جگہ اس نے قرآن کریم کے بارے میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے:-

***Bell, Richard:-*** "Critical analysis of the Qur'an brings out its effectiveness for the purpose of religious awakening, for which it was originally designed [p.27]. The style of the Qur'an is held to be unique and inimitable. It certainly is characteristic and unmistakable, in spite of its variatios from surah to surah and from section to section." (6)

"قرآن کا تنقیدی تجزیہ مذہبی بیداری کے لیے اس کی اثر آفرینی ظاہر کرتا ہے، اور اس کا مقصد اولین بھی یہی [مذہبی شعور کی بیداری] تھا...... قرآن کے اسلوب کو منفرد اور بے مثال قرار دیا جاتا ہے۔ کوئی

شک نہیں کہ، باوجود اس کے کہ اس کی سورتوں اور رکوعوں کے مضامین میں بے حد تنوع ہے، اس کا اپنا ایک اسلوب ہے اور اس میں غلطی کا کوئی امکان نہیں۔"

***Palmer, E. H.*** :- "(....), and it only laid claim to one miracle, that of the marvellous eloquence of its delivery, and this neither friends nor foes could deny. It must not be forgotten that this claim of the Qur'an to miraculous eloquence, however absurd it may sound to western ears, was and is to the Arabs incontrovertible. (....). That the best of Arab writers has never succeeded in producing anything equal in merit to the Qur'an itself is not surprising." (7)

"اور اس [قرآن] نے صرف ایک ہی معجزے کا دعویٰ کیا ہے۔ یعنی اس کے بیان کی فصاحت و شیرینی۔ اور اس امر کا انکار نہ دوست کر سکتے تھے، نہ دشمن۔ یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ قران کا معجزانہ فصاحت وبلاغت کا یہ دعویٰ اہل مغرب کو خواہ کتنا ہی غیر معقول یا مضحکہ خیز نظر آئے، اہلِ عرب کے لیے اس وقت بھی ناقابلِ تردید تھا، اور آج بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے۔(....)۔ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ عربوں کے بہترین ادیب قرآن کے معیار کی کوئی چیز تخلیق کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔"

***George Sale:-*** It is confessedly the standard of the Arabic language, and (...), inimitable by any human pen. (....).

And to this miracle did Mohammed himself chiefly appeal for the confirmation of his mission, publicly challenging the most eloquent men in Arabia, which was at that time stocked with thousands whose sole study and ambition it was to excel in elegance of style and composition, to produce even a single chapter that might be compared with it. I will mention but one instance out of several, to show that this book was really admired for the beauty of its composure by those who must be allowed to have been competent judges. A poem of Labid Ebn Rabia, one of the greatest wits in Arabia in Mohammed's time, being fixed up on the gate of the temple of Mecca, an honour allowed, to none but the most esteemed performances, none of the other poets durst offer anything of their own in competition with

it. But the second chapter of the Koran [?] being fixed up by it soon after, Labid himself (then an idolator) on reading the first verses only. was struck with admiration. and immediately professed the religion taught thereby. declaring that such words could proceed from an inspired person only. (....). He must have a very bad ear who is not uncommonly moved with the very cadence of a well-turned sentence (...). (8)

یہ [قرآن] مُسَلَّمہ طور پر عربی زُبان کا مِعیار ہے، اور (۰۰۰) کسی انسانی قلم سے اس کی نقل ممکن نہیں۔(۰۰۰) اور محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] نے بذاتِ خود اپنی دعوت کی تصدیق کے لیے اس معجزے کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول کرائی ہے۔ آپ نے عرب کے سب سے زیادہ فصیح وبلیغ اساطینِ شعر و ادب کو---جو اس زمانے میں ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے، اور جن کا میدانِ کارزار ہی یہ تھا کہ انشا پردازی کے بلیغ ومؤثر اسالیب میں عظمت وبرتری حاصل کریں---علی الاعلان چیلنج دیا کہ قرآن کے ہم پایہ محض ایک ہی سُورت بنالائیں۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ جو لوگ مُستند طور پر نقاد اور صاحب تصنیف تسلیم کیے جاتے تھے، اس کی تحسین وتعریف میں رطبُ اللّسان تھے، بہت سی مثالوں میں سے مَیں صرف ایک مثال پیش کروں گا۔ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کے عہد کے عظیم ترین دانش وروں میں سے ایک شخص لبید ابن ربیعہ کی ایک نظم مکہ میں مسجدِ حرام کے دروازے پر لٹکائی گئی تھی۔ یہ ایسا اعزاز تھا جو صرف عظیم ترین اور لائق ترین شخص ہی کو دیا جاتا تھا۔ کوئی دوسرا شاعر اس کے مقابلے میں اپنی طرف سے کوئی چیز پیش کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن اس کے جلد ہی بعد جب قرآن کی دوسری سورت اس کے ساتھ آویزاں کی گئی [ ؟ ] ؛ تو بذاتِ خود لبید، جو اس وقت مُشرک تھا، اس کی اولین آیات پڑھتے ہی جھوم اٹھا، اور یہ کہتے ہوئے کہ ایسے الفاظ صرف وہی شخص ادا کر سکتا ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہو، فی الفور اس دین پر ایمان لے آیا، جو اِن آیات میں پیش کیا گیا تھا۔(۰۰۰)۔ وہ شخص حسنِ سماعت کے ذوقِ سلیم سے بالکل عاری ہے [صاحبِ اقتباس نے یہاں "بہت ہی گندے کانوں والا" کے الفاظ استعمال کیے ہیں]، جو اس کے ایک خوب صورتی سے مرتب کیے ہوئے جملے کی محض خوش آہنگی ہی سے غیر معمولی طور پر بے اختیار جھوم جھوم نہیں اٹھتا۔"

قرآن کریم کا ایک اور انگریزی ترجمہ راڈویل (Rev. J.M. Rodwell) نے کیا ہے۔ اس کا مقدمہ جی، مارگولیوتھ نے تحریر کیا ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے :-

***Margoliouth, G:-*** "The Koran admittedly occupies an important position among the great religious books of the world. (...). It has created an all but

new phase of human thought and a fresh type of character. It first transformed a number of heterogeneous desert tribes of the Arabian peninsula into a nation of heroes. and then proceeded to create the vast politico-religious organisation of the Muhammedan world which are one of the great forces with which Europe and the East have to reckon to-day.

There is, however, apart from its religious value, a more general view from which the book should be considered. The Koran enjoys the distinction of having been the starting point of a new literary and philosophical movement which has powerfully affected the finest and most cultivated minds among both Jews and Christians in the middle ages. This general progress of the Muhammedan world has somehow been arrested, but research has shown that what European scholars knew of philosophy, of mathematics, astronomy, and like sciences, for several centuries before the Renaissance, was, roughly speaking, all derived from Latin treatises ultimately based on Arabic originals; and it was the Koran which, though indirectly, gave the first impetus to these studies among the Arabs and their allies. Linguistic investigations, poetry, and other branches of literature, also made their appearance soon after or simultaneously with the publication of the Koran; and the literary movement thus initiated has resulted in some of the finest products of genius and learning." (9)

"قرآن[کریم] مسلمہ طور پر دنیا کی عظیم مذہبی کتابوں میں نہایت اہم مقام کا حامل ہے۔...... یہ انسانی فکر کے ایک نئے مرحلے اور سیرت و کردار کے ایک تازہ اسلوب کا نقطۂ آغاز ہے۔ اس نے جزیرہ نمائے عرب کے متعدد مختلف النوع صحرائی قبائل کو [تاریخ میں] پہلی مرتبہ ہیروز کی ایک متحد قوم میں بدل دیا۔ اور پھر اس سے آگے بڑھ کر اس [قرآن] نے عالم اسلام کی وسیع سیاسی و مذہبی تنظیموں کی صورت گری کا آغاز کیا، عالم اسلام کی یہ تنظیمیں ان عظیم قوتوں میں شامل ہیں، جن کی حقیقت سے آگاہی حاصل کرنا، آج کے دور میں یورپ اور مشرق [دونوں] کے لیے ناگریز ہے۔

مذہبی اہمیت سے قطع نظر ایک اور عمومی پہلو سے بھی اس کتاب پر تدبر و تفکر کی ضرورت ہے۔ قرآن کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ ایک ایسی نئی ادبی اور فلسفیانہ تحریک کا نقطہ آغاز ہے، جس نے قرون وسطیٰ میں

یہودیوں اور عیسائیوں کے بہترین، مہذب ترین[اور انتہائی تحقیقی و تخلیقی]ذہنوں کو زوردار انداز میں متأثر کیا۔ عالم اسلام کی اس ہمہ گیر ترقی کو کسی نہ کسی طرح منظر سے ہٹادیا گیا، لیکن تحقیق نے اب یہ ثابت کر دیا ہے کہ مغربی دانش ور فلسفہ، ریاضی، فلکیات وغیرہ جیسے علوم کے متعلق نشأۃ ثانیہ سے پہلے کی متعدد صدیوں تک جو کچھ جانتے تھے، سادہ الفاظ میں وہ سب کچھ ان لاطینی کتابوں سے ماخوذ تھا، جن کی اصل بنیاد انجام کار عربی[زبان کے علمی ذخیرے]پر تھی۔ اور یہ شرف قرآن ہی کو حاصل ہوا کہ، اگرچہ بالواسطہ ہی سہی، عربوں اور ان کے حلیفوں کو ان علوم و معارف کے تحقیق و مطالعہ کی اولین تحریک اسی نے فراہم کی۔ لسانی تحقیق، شاعری اور ادب کی دوسری شاخیں بھی قرآن کی اشاعت کے پہلو بہ پہلو یا اس کے فورا بعد ہی منصۂ شہود پر آئیں۔ جس ادبی تحریک کا اس طرح آغاز ہوا تھا، علوم و افکار کی بہترین تخلیقات اسی کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئیں۔"

قرآن کے انگریزی تراجم کے مقدموں وغیرہ سے اقتباسات کے بعد چند دوائر معارف (انسائیکلوپیڈیاز) کی قرآن کریم کے بارے میں آراء پیش کی جاتی ہیں۔ یہ تمام انسائیکلوپیڈیا علمی دنیا کے معتبر حوالے ہیں اور ان کی آراء کو عالمی سطح پر بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کا مطالعہ بھی مفید اور دلچسپ ہوگا:

***Groliers Encyclopedia:-*** " The purity of its text is an established fact. It is in rimed prose and is universally recognized as the finest production in Arabic literature." (10)

"اس[قرآن]کے متن کی صحت اور اس کا ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ یہ نثر منظوم میں ترتیب دیا گیا ہے اور ہر زمان و مکان میں اسے عربی ادب کی عمدہ ترین تخلیق کی حیثیت سے پہچانا گیا ہے۔"

***International Encyclopedia of the Social Sciences:-*** "In their [Meccan chapters of Qur'an's] imaginative grasp and their masterly use of Arabic they reveal a genuine prophetic genius." (11)

"[قرآن کی مکی سورتیں ] فکر و خیال کو اپنی گرفت میں لینے اور عربی زبان کو قادر الکلامی سے استعمال کرنے میں ایک حقیقی پیغمبرانہ ذہانت و عبقریت ظاہر کرتی ہیں۔"

***Encyclopaedia of Religion and Ethics:-*** " To a certain extent it produces narratives from the Christian Bible, which *ex-hypothesi* could not have

been known to Muhammad from books, and therefore must have been communicated to him by direct inspiration, and so are a proof of the miraculous character of the whole work." (12)

"اس[قرآن]میں کسی حد تک مسیحی بائبل کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔جو کسی بھی مفروضے کے تحت محمد[صلی اللہ علیہ وسلم] کو کتابوں کے ذریعے سے معلوم نہیں ہو سکتے تھے۔اس لیے لازمی طور پر یہ آنحضرت[صلی اللہ علیہ وسلم] تک براہِ راست الہام کے ذریعے سے منتقل کیے گئے ہوں گے۔اس طرح یہ اس پوری کتاب کی معجزانہ نوعیت کا ثبوت ہیں۔"

***The New Schaff-Herzog Encyclopedia of Religious Knowledge***:- "The immediate acceptance of this text by those who had heard the original is fairly presumptive of its fidelity, especially in view of the antagonisms of the times." (13)

"جن لوگوں نے اس کا اصل متن سب سے پہلے سنا تھا،ان کا فوری طور پر اسے قبول کر لینا اس کی صداقت کی معقول بنیاد فراہم کرتا ہے،بالخصوص جب اس بات کو پیش نظر رکھا جائے کہ اس دور کے لوگ اسلام کے شدید مخالف بھی تھے۔"

***The New Universal Encyclopedia***:- "It is written in a language which has no peer in Arabic Literature, simple yet powerful, and has exercised a far greater influence in the development of the Arabic language than any other writing.

The purity of its text is an established fact. It is in rhymed prose and is universally recognized as the finest production in Arabic literature." (14)

"یہ ایسی زبان میں لکھا گیا ہے،جس کی عربی ادب میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ بظاہر انتہائی سلیس و سادہ لیکن حقیقتاً بہت زوردار اور پُر شوکت!یہ عربی زبان کی تعمیر و ترقی میں کسی بھی دوسری تحریر سے کہیں زیادہ ہمہ گیر طور پر اثر انداز ہوا ہے۔یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس[قرآن]کا متن ہر قسم کی آمیزش سے پاک ہے۔یہ نثر مسجع میں ترتیب دیا گیا ہے،اور اسے عالمی طور پر عربی ادب کا عمدہ ترین شاہکار تسلیم کیا جاتا ہے۔"

وِل ڈیورنٹ موجودہ دور کا ایک مشہور فلسفی ہے۔اس نے تاریخ فلسفہ،تواریخ تہذیب و تمدن اور فلسفیانہ موضوعات پر نہایت وسیع اور وقیع مواد ترتیب دیا ہے۔اسلام نے انسانی زندگی اور تاریخ

و تہذیبِ عالم پر جو اثرات اور ثمرات مرتب کیے ہیں، ان کے متعلق وہ لکھتا ہے :-

***Will Durant:-*** " The book is in the purest Arabic, rich in vivid similes, and too florid for Occidental taste. By general consent it is the best, as well as the first, work in the prose literature of Arabia. (....). Its [Qur'an's] message raised the moral and cultural level of its followers, promoted social order and unity, inculcated hygiene, lessened superstition and cruelty, bettered the conditions of slaves, lifted the lowly to dignity and pride, and produced among Moslems(....) a degree of sobriety and temperance unequelled elsewhere in the white man's world. It gave men an uncomplaining acceptance of the hardships and limitations of life, and at the same time stimulated them to the most astonishing expansion in history." (15)

" یہ کتاب خالص عربی میں ہے ؛ رنگین اور تخلیقی تشبیہات سے مالا مال ہے ؛ اور بے انتہا گُل گُوں اور خوب صورت ہے، لیکن مغربی ذوق کی لیے اس میں دلچسپی کا کوئی سامان نہیں۔ اس بات پر عمومی اتفاقِ رائے ہے کہ عرب کے نثری ادب میں یہ بہترین اور اولین ادب پارہ ہے۔ اس [قرآن] کے پیغام نے اپنے پیروکاروں کی اخلاقی اور تہذیبی سطح بلند کی ؛ معاشرتی تنظیم اور اتحاد و یک جہتی کو ترقی دی ؛ ماحول کی پاکیزگی اور حفظانِ صحت کی تعلیم دی ؛ ظلم اور توہّم پرستی کو ختم کیا ؛ غلاموں کے حالات میں بہتری پیدا کی ؛ زیردستوں اور کم حیثیت لوگوں کو اُٹھا کر فخر و وقار کا مقام عطا کیا ؛ اور مسلمانوں میں اس درجہ ذمہ دارانہ و فکر انگیز سنجیدگی اور صبر و تحمل پروان چڑھایا جس کی نظیر اہلِ مغرب کی زندگی میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اس نے انسانوں کو زندگی کی تنگیاں اور سختیاں بغیر کسی شکوہ و شکایت، تنگ دلی اور کڑھن کے صبر و ہمت سے قبول اور برداشت کرنے کی تربیت دی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان میں اس بات کی تحریک پیدا کی کہ وہ انسانی تاریخ کی سب سے زیادہ حیرت انگیز فتوحات حاصل کریں۔"

***Armstrong,Karen:-*** "The Koran constantly stresses the need for, intelligence in deciphering the 'signs' or 'messages' of God. Muslims are not to abdicate their reason but to look at the world attentively and with curiosity. It was this attitude that later enabled Muslims to build a fine tradition of natural science, which has never been seen as such a danger to religion as in Christianity. (....).

"But the greatest sign of all was the Koran itself; indeed its individual verses are called *ayat*. Western people find Koran a difficult book, and this is largely a problem of translation. Arabic is particularly difficult to translate: (...). Muslims often say that when they read the Koran in a translation, they feel that they are reading a different book because nothing of the beauty of the Arabic has been conveyed. As its name suggests, it is a book to be recited aloud, and the sound of the language is an essential part of its effect. (....).

The early biographers of Muhammad constantly describe the wonder and shock felt by the Arabs when they heard the Koran for the first time. Many were converted on the spot, believing that God alone could account for the extraordinary beauty of the language. (...). Thus the young Qurayshi Umar ibn al-Khattab had been a virulent opponent of Muhammad; he had been devoted to the old paganism and ready to assessinate the Prophet. But this Muslim Saul of Tartus was converted not by a vision of Jesus the Word but by the Koran. (...). 'What was that balderdash'? he had roared angrily as he strode into the house, knocking poor Fatimah [his sister] to the ground. But when he saw that she was bleeding, he probably felt ashamed because his face changed. He picked up the manuscript, which the visiting Koran reciter had dropped in the commotion, and, being one of the few Qurayshis who were literate, he started to read. Umar was an acknowledged authority on Arabic oral poetry and was consulted by poets as to the precise significance of the language, but he had never come across anything like the Koran. 'How fine and noble is this speech!' he said wonderingly, and was instantly converted to the new religion of al-Lah. The beauty of the words had reached through his reserves of hatred and prejudice to a core of receptivity that he had not been conscious of." (16)

"قرآن ہمیشہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اللہ کی 'نشانیوں' اور اس کے 'پیغامات' کی حقیقت سمجھنے کے لیے مسلمانوں کو عقل و استدلال سے دست بردار ہونے کی ضرورت نہیں؛ بلکہ کائنات کا توجہ اور تحقیق

اور جُستجُو سے مشاہدہ کرنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کا یہی نُقطۂِ نظر تھا جس نے بعد کے زمانوں میں اُنھیں اس قابل بنایا کہ وہ طبیعی عُلوم کی ایک عمدہ روایت کی بُنیاد رکھیں، جسے [اسلام میں] مذہب کے لیے کبھی اس طرح خطرہ محسوس نہیں کیا گیا، جس طرح مسیحیت میں محسوس کیا جاتا رہا ہے۔

لیکن سب سے بڑی نشانی تو بذاتِ خود قرآن تھا: حقیقت یہ ہے کہ اس کی انفرادی آیا ت کو پکارا ہی 'نشانیوں' کے نام سے جاتا ہے۔ اہل مغرب قرآن کو ایک مشکل کتاب محسوس کرتے ہیں، لیکن یہ بڑی حد تک صرف ترجمے کا مسئلہ ہے۔ عربی زُبان ترجمہ کرنے کے لحاظ سے خصوصی طور پر مشکل ہے۔ ...... مسلمان اکثر کہتے ہیں کہ جب وہ قرآن کو کسی ترجمے کی صورت میں پڑھتے ہیں، تو وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ قرآن نہیں، بلکہ کوئی اور کتاب پڑھ رہے ہیں؛ کیونکہ عربی زبان کے حسن و لطافت کا ایک شمّہ بھی ترجمے کی زُبان میں منتقل نہیں ہو پاتا۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، قرآن کا مقصود ہی یہ ہے کہ اس کی تلاوت بلند آواز سے کی جا ئے۔ اور اس کی زُبان کا صوتی آہنگ اس کی تاثیر کا جزوِ لاینفک ہے۔

محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کے اوّلین سیرت نگار مسلسل یہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عرب جب قرآن کو پہلی مرتبہ سنتے تو ان پر سکتے کی سی کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ حیرت زدہ ہو کر رہ جاتے۔ بہت سے لوگ تو یہ محسوس کر کے کہ اس کی زُبان کی غیر معمولی خوب صورتی اور لطافت یقیناً اس کے کلامِ الٰہی ہونے ہی کے باعث ہے، موقع ہی پر اسلام قبول کر لیتے۔...... چنانچہ قریش کے ایک جوان، عُمر ابن الخطاب، جو محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کے جانی دشمن تھے؛ قدیم کفر و شرک کے دلدادہ تھے، اور پیغمبر [علیہ السلام] کو قتل کرنے پر تُلے بیٹھے تھے۔ لیکن جس طرح مسیحیوں کے لیے طرطوس کے سینٹ پال کو نہایت اہم حیثیت حاصل ہے، اسی طرح مسلمانوں کی یہ نہایت اہم شخصیت [پولوس کی طرح] عیسیٰ کلمۃ اللہ سے [ان کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد کی ایک موہوم اور مزعومہ] ملاقات کے نتیجے میں ایمان نہیں لائی تھی، بلکہ اس نے صرف قرآن [کی تلاوت] سن کر ہی اسلام قبول کیا تھا...... لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہ مکان میں داخل ہوا اور غصّے میں گرجا: 'یہ کیا بکواس تھی؟' اور پھر بے چاری [اپنی بہن] فاطمہ کو مار مار کر ادھ مؤا کر دیا۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ اس کے بدن سے خون بہ رہا ہے، تو اسے ندامت محسوس ہوئی اور اس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ اس نے وہ ورق اُٹھائے، جو مہمان قاریِ قرآن سے گھبراہٹ میں گر گئے تھے، اور، ان چند قریشیوں میں سے ایک ہونے کی وجہ سے جو پڑھ لکھ سکتے تھے، اس نے پڑھنا شروع کیا۔ عمرؓ عربی کی غیر تحریر شدہ شاعری کے سلسلے میں مُسلّمہ طور پر ایک سند کی حیثیت رکھتے تھے، اور شُعرا ان سے زبان و الفاظ کے ٹھیک ٹھیک اور بے کم و کاست مفاہیم کے تعیُّن کے سلسلے میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ لیکن قرآن کے پائے کی کوئی چیز اس سے پہلے کبھی ان کی نظر سے نہیں گُزری تھی۔ انھوں نے تعجُّب سے کہا: 'یہ کلام کتنا عُمدہ اور باوقار ہے!' اور اللہ کے اس نئے دین کو فوری طور پر قبول کر لیا۔ الفاظ کی پُرتاثیر

خوب صورتی، غیر شعوری طور پر نفرت اور تعصّب کے حصار کو توڑ کر، ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر گئی تھی۔"

***Birkenhead:-*** "I cannot see how enquiring minds can come to any other conclusion than to accept its true and reasonable tenets as most suitable to our time and age." (17)

"میں نہیں سمجھتا کہ علم کے متلاشی ذہن اس کے سچے، اور معقول عقائد و نظریات کو ہمارے زمانے اور ہمارے دور کے لیے سب سے زیادہ موزوں اصول و عقائد کے طور پر مان لینے کے سوا کسی اور نتیجے پر کس طرح پہنچ سکتے ہیں!"

Bodley. R. V. C. :- "(....) the Koran is the only work which has survived for over twelve hundred years with an unadulterated text. Neither in the Jewish religion nor in the Christian is there anything which faintly compares to this. (....) so does the Koran lose its inspiring rhythm when taken out of Arabic. To anyone who has not heard the sonorous majesty of an Arab reciting the Koran or listened to the call to prayer from the minaret of a mosque. it is impossible to convey what the book lacks in English or French or German.(....).

These poetic qualities do not prevent the Koran from being a code of laws, ritual. moral. and civil: a book of common prayer and a narrative of biblical events. all in one. (...). It transformed the simple shepherds. the merchants. and nomads of Arabia into warriors and empire builders and constructors of cities like Baghdad and Cordova and Delhi. into scholars and dictators and mathematicians. It was undoubtedly this book which helped these men to conquer a world greater than that of the Persians or Romans in as many tens of years as their predecessors had taken centuries. While the Phoenicians had gone far afield and established themselves wherever there was trade. whereas the Jews had also gone abroad. but as fugitives or captives. these Arabs. with their book. came to Africa and then to Europe as kings. (....). *[After giving some paragraphs 'taken, here and there, from J. M. Rodwell's*

*translation' of the Qur'an, for almost 4 pages (241-44), he observes:-]*

These few selections should help to give some notion of the immense variety of subjects covered by the Koran. It should give some idea of the kind of mind which Muhammad must have had. It makes one wonder how he knew all this, when he thought it all out, where he learned to compose the sonorous verse-prose.

Mohammed's upbringing, his background, his early pursuits have been discussed in these pages. None of these, however, presages the author of a code of laws, of religion, of morality; of a collection of old legends and stories; of a book of prayer, and the whole thing in this lilting, resonant Arabic. Perhaps it was all divine inspiration." (18)

"صرف قرآن ہی ایسی واحد کتاب ہے جس کا متن بارہ سو سال سے بھی زیادہ عرصے سے بغیر کسی آمیزش کے اپنی اصل حالت میں بر قرار ہے۔ نہ تو یہودی مذہب میں کوئی ایسی چیز موجود ہے جو اس بات میں اس کی ادنیٰ سی بھی برابری کر سکتی ہو، نہ مسیحی مذہب میں۔

قرآن سے اگر عربی زبان کا لبادہ اتار لیا جائے تو اس کی الہامی نغمگی اور ملکوتی آہنگ کسی صورت بھی بر قرار نہیں رہتا۔ جس نے کسی عرب کو عظمت و تاثیر سے لبریز وجد آفرین خوش الحانی سے تلاوتِ قرآن کرتے یا کسی منارۂ مسجد سے اذان کی آواز [کانوں میں رس گھولتے اور ایمان والوں کو اپنی طرف کھینچتے] نہیں سنی، اُسے یہ بات کسی انداز میں بھی سمجھائی نہیں جا سکتی کہ انگریزی، یا فرنچ، یا جرمن میں ترجمہ ہونے کے بعد وہ کونسی بات ہے جو اس میں سے جاتی رہتی ہے۔

یہ عظیم الشان شعری و ادبی محاسن ؛ قرآن کے بیک وقت مذہبی رُسُوم و عبادات، اَخلاقی تعلیمات، اور اُصُولِ شہریت کا ایک مکمل ضابطہ ہونے ؛ عِبادات و اَدعِیَہ کی ایک کتاب ہونے ؛ اور قدیم اِلہامی واقِعات کا بیان ہونے میں کسی طرح رکاوٹ نہیں بنتے۔ [قُرآن وہ کتاب ہے کہ] اِس نے سادہ گڈریوں کو سوداگر بنا دیا ؛ اور عَرَب کے خانہ بدوشوں کو ماہرینِ حرب و ضرب، اور بانیانِ حکومت و سلطنت، اور بغداد و قرطبہ و دہلی جیسے عرُوس البلاد کے معمار، اور عالم و فاضل، اور فرمانروا، اور ماہرینِ عُلُومِ ریاضی و سائنس میں بدل ڈالا۔ بلاشُبہ یہی وہ کتاب ہے، جس نے اس سطح کے [بے حیثیت] انسانوں کا ہاتھ پکڑ کر، قیصر و کِسریٰ کی سلطنتوں سے بڑا عالَم ان کے زیرِ نگین کر دیا ؛ اور یہ سب کچھ انھوں نے صِرف اِتنے عشروں میں کر دِکھایا، جس کے لیے ان کے پیش رووں نے اِتنی ہی صدیاں صرف کر

دی تھیں۔ بلاشبہ فنیقیوں نے بھی دُور دراز کے سفر کیے؛ اور جہاں انھیں تجارتی مواقع نظر آئے، وہیں ڈیرے ڈال دیے [لیکن وہ گئے محض تاجروں کے طور پر]؛ اور بلاشبہ یہودیوں نے بھی سات سمندر پار کے سفر کیے [اور انھیں دَر دَر کی خاک چھاننا پڑی]؛ مگر وہ جہاں گئے، مفرور پناہ گزینوں یا قیدی غلاموں کے طور پر؛ جبکہ یہ عرب، حامل و پیامبر قرآن بن کر، افریقہ بھی گئے اور یورپ بھی؛ لیکن جہاں بھی گئے، [نہایت سربلندی و سرفرازی کے ساتھ] فرمانروا و حکمران بن کر گئے۔"

[جے، ایم، راڈویل کے انگریزی ترجمۂ قرآن کے مختلف مقامات سے قریباً چار صفحے (۲۴۱ تا ۲۴۴) کے اقتباسات نقل کرنے کے بعد بوڈلے لکھتا ہے:-]

"ان چند اقتباسات سے یہ بات سمجھنے میں یقیناً مدد ملے گی کہ قرآن کس قدر متنوع اور وسیع موضوعات پر محیط ہے۔ اس بات سے اس امر کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کس ذہن و فکر کے مالک تھے۔ یہ سوچ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ آنحضرت کو یہ سارا علم کیسے حاصل ہُوا! ان تمام اُمور پر آپ کس زمانے میں غور و فکر کرتے رہے! اور اس قدر خوش آہنگ نظم و نثر کا یہ حسین امتزاج ترتیب دینا آپ نے کہاں سے سیکھا!

محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کی پرورش، آپ کے خاندانی اور ذہنی پس منظر، آپ کی ابتدائی زندگی کی سرگرمیوں اور مشاغل و مقاصد پر ان صفحات میں سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے۔ ان میں سی کسی بات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آنحضرت زندگی میں آگے چل کر ایک مُکمل ضابطۂ قانون، ایک دین کامل، اُصولِ اخلاقیات، قدیم قصص و روایات [کی دل آویز توجیہات]، اور ایک [مُؤثر تاثیر] مجموعۂ اَدعیہ و عبادات پیش کرنے کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ اور یہ سب کچھ نہایت خوش آہنگ اور زور دار عربی زبان میں ترتیب پائے گا۔"

***Dorman, Harry Gaylord:-*** "The Qur'an is a literal revelation of God, dictated to Muhammad by Gabriel, perfect in evey letter. It is an ever-present miracle witnessing to itself and to Muhammad, the prophet of God. Its miraculous quality resides partly in its style, so perfect and lofty that neither men nor jinn could produce a single chapter to compare with its briefest chapter, and partly in its content of teachings, prophecies about the future and amazingly accurate information such as the unlettered Muhammad could never have gathered of his own accord." (19)

"قرآن کا ایک ایک لفظ وحیِ اِلٰہی ہے، جس کا حرف حرف محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر جبریل کے ذریعے نازل کیا گیا۔ یہ ایک دائمی، زندہ و پائندہ اور سدا بہار معجزہ ہے، جو اپنی اور محمد رسُول اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی صداقت کی شہادت دے رہا ہے۔ اس کی مُعجزانہ حیثیت جزوی طور پر تو اس کے اُسلوب میں مُضمر ہے، جو اتنا کامل اور بلند ہے کہ اس کی ایک چھوٹی سے چھوٹی سُورت کی ہم پایہ صرف ایک سُورت بھی نہ جن بنا کر پیش کر سکے، نہ انسان؛ اور جزوی طور پر اس کی معجزانہ حیثیت اس کی تعلیمات کے مواد، مستقبل کے متعلق اس کی پیشین گوئیوں اور حیرت انگیز حد تک اس کی درست معلومات میں مضمر ہے، جو محمدِ اُمّی [صلی اللہ علیہ وسلم] اپنے طور پر کسی طرح بھی فراہم نہیں کر سکتے تھے۔"

***Goethe (as quoted by R. V. Bodley):-*** "As often as we approach it [the Koran], it always proves repulsive anew; gradually, however, it attracts, it astonishes and, in the end, forces admiration." (20)

"جتنی مرتبہ بھی ہم اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہ ہمیشہ اوّلاً تو بیزار کرتا ہے، البتہ پھر، بتدریج، اپنی طرف کھینچتا ہے، پھر یہ انسان کو حیرت زدہ کر دیتا ہے، اور، آخر میں، انسان کو اس بات پر مجبور کر دیتا ہے کہ وہ اس کے لیے سراپا تعریف و تحسین بن جائے۔"

***Goethe (as quoted by Hughes):-*** "Its style, in accordance with its contents and aims, is stern, grand, forcible—ever and anon truly sublime. Thus the book will go on exercising through all ages most potent influence." (21)

"اس کے مواد، اس کے موضوع، اور اس کے مقاصد کی مُناسبت سے اس کا اسلوب متین، عظیم الشان، پوری قوت سے اپنے آپ کو منوانے والا، اور -- ہمیشہ کے لیے بھی اور فوری طور پر بھی -- اعلیٰ و ارفع ہے۔ اس طرح یہ کتاب ہر دَور میں، انتہائی زور دار انداز میں [اہلِ عالَم پر] اثر انداز ہوتی رہے گی۔"

***Guillaume, Alfred:-*** "The Quran is one of the world's classics which cannot be translated without great loss. It has a rhythm of peculiar beauty and a cadence that charms the ear. Many Christian Arabs speak of its style with warm admiration, and most Arabists acknowledge its excellence." (22)

"قرآن دُنیا کے ان عظیم الشان ادبی شاہکاروں میں سے ایک عظیم کلاسیکی شاہکار ہے، جن کا ترجمہ کرتے وقت لازماً بہت کچھ ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ حُسن و رعنائی اور خوش نوا زیروبم سے معمور اپنا ایک ایسا مخصُوص شیریں آہنگ رکھتا ہے، جو سماعت کو مسحور کر کر دیتا ہے۔ اکثر مسیحی عرب اس کے اُسلوب کو بڑی گرم جوشی سے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں؛ اور عربی ادبیات کے بیشتر ماہرین اس کی

عظمت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔"

"تاریخِ دَولتِ عثمانیہ" کے جرمن مصنف جوزف وان ہیمر نے اپنی اس کتاب کے علاوہ بھی تاریخ پر اور بہت کچھ لکھا ہے۔ تاریخ کے بے لاگ تنقیدی مطالعے سے وہ جس نتیجے پر پہنچا، وہ بہت دلچسپ، وقیع، چشم کشا، اور اس کی وسعتِ مطالعہ، دقتِ نظر اور اصابتِ فکر کا آئینہ دار ہے۔ وہ لکھتا ہے :

***Hammer, Joseph Von :-*** "Of all Arabic poetry, the Koran is the masterpiece; in it (...) the energetic language rolls like the thunder of heaven, reverbrating from rock to rock, in the echo of the rhyme; or pours on like the roaring of the waves, in the constant return of the similar sounding words. It stands the glorious pyramid of Arabic poetry; no poet of this people, either before or since, has approached its excellence. Lebid, one of the seven great bards, whose works were called *al-moallakat*, the suspended, because they hung on the walls of the Kaaba for public admiration, tore his own down, as unworthy of the honour, the moment he had read the sublime exordium of the second sura of the Koran. (...). Mohammed's lofty destiny, (...), has induced many later Arabian poets and beaux esprites to attempt the like; the consequences of which have either been nugatory, or fraught with their own destruction. (...). Ibn Mukaffaa, the elegant translator of the fables of Bidpai, who shut himself for whole weeks, to produce a single verse which might bear a comparison with the lofty passage of the Koran, on the deluge.--"Earth, swallow thy waters! Heaven, with-hold thy cataracts"-- earned by his fruitless labours nothing but the reputation of a free-thinker; and Motenebbi, whose name signifies the "prophecying", gained, indeed, the glory of a great poet, but never that of a prophet. Thus, for twelve centuries, the Koran has maintained, undisturbed, the character of an inimitable and uncreated celestial Scripture, as the eternal Word of God." (23)

"قرآن تمام عربی شعر و ادب کا شاہکار ہے۔ اس میں [ایک نہایت زوردار اور] پُر شوکت زبان [کا نغماتی آہنگ] یوں رواں دواں ہے جیسے چاروں طرف پھیلی ہوئی پہاڑی چٹانوں کے بیچ میں آسمانی بجلی

نغماتی خوش آہنگی کے ساتھ گونج رہی ہو ؛ یاہم قافیہ خوش آواز الفاظ کا مسلسل تکرار شوریدہ سر لہروں کی طرح کانوں میں رس گھول رہا ہو۔اس نے عربی شاعری کی عمارت کو ایک عظیم الشان اہرامِ مصر جیسے مینار کی طرح سربلند و اُستوار رکھا ہے۔اس سے پہلے، یا اس کے بعد تا ایں دم، قومِ عرب کا کوئی شاعر عظمت کی ان بلندیوں کو چھو کر بھی نہیں گیا۔ لبید نے---جو اُن سات عظیم ملوک الشعراء میں سے ایک تھا، جن کے قصائد "اَلمُعلّقات"، یعنی "لٹکے ہوئے" کہلاتے تھے، کیونکہ وہ قبول عام کی بنا پر، اور استحسانِ عمومی کی خاطر کعبہ کی دیواروں کے ساتھ لٹکا دیے جاتے تھے---[لبید نے] جونہی قرآن کی دوسری سورۃ [؟] کا عظیم الشان اِفتتاحیہ پڑھا، تو اس نے، اپنے قصیدے کو اس اِعزاز کے نا قابلِ سمجھتے ہوئے ، اتار کر پھاڑ پھینکا۔ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کی [بظاہر قرآن کی وجہ سے حاصل ہونے والی] بلند اِقبالی اور عظیم الشان سرفرازی دیکھ کر عرب کے متعدد شُعراءِ مُتأخرین اور منچلے بانکوں نے قرآن کی ہم پلہ کوئی تخلیق پیش کرنے کی کوشش کی ؛ لیکن اس کا نتیجہ یا تو عبث اور لاحاصل رہا، یا ان کی اپنی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ بیدبا کی کہانیوں [بیدبا ایک ہندی فلسفی تھا، اس کی سنسکرت کہانیوں کے کسی فارسی ترجمے کا ابن مُقفع نے "کلیلہ و دمنہ" کے نام سے عربی میں ترجمہ کیا تھا] کے صاحبِ طرز مُترجم، ابن مقفع---جس نے، قرآن کی طوفانِ نوح سے متعلق صرف ایک آیت [ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ. (ہود-۴۴)] کے مقابلے کی عبارت تخلیق کرنے کی غرض سے ہفتوں تک اپنے آپ کو بند کیے رکھا---کو اپنی اس سَعیِ عبث کی بدولت اس کے سوا کچھ حاصل نہ ہُوا کہ وہ صرف ایک آزاد خیال مُفکّر ہی کے طور پر مشہور ہو سکا [اسے کبھی کسی نے نبی تسلیم نہیں کیا]۔ اسی طرح متنبّی نے ؛ جس کے نام کے معنی ہیں "پیشین گوئیاں کرنے والا" ؛ بلاشُبہ ایک بلند پایہ شاعر کی حیثیت سے بڑی عظمت و شہرت حاصل کی، لیکن اسے کبھی کسی نے نبی نہیں مانا۔ اس طرح قرآن نے بارہ صدیوں تک بغیر کسی انقطاع کے اپنی یہ حیثیت برقرار رکھی کہ یہ بے مثال اور غیر مخلوق آسمانی صحیفہ ہے ؛ اور ازلی و ابدی کلامِ اِلٰہی ہے۔"

***Noss, David S. and Noss, John B.:-*** "The Qur'an, revealed to Muhammad, is the undistorted and final word of Allah to mankind." (24)

"محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل شُدہ قرآن عالمِ انسانیت کے لیے اللہ کا ایسا کلام ہے جو آخری بھی ہے اور ہر قسم کی تحریف و آمیزش سے پاک بھی۔"

***Pike, E. Royston:-*** "But if his critics really wanted to see a miracle, they hadn't far to look. The Quran was surely the greatest miracle that could be performed." (25)

"لیکن اگر آنحضرت[صلی اللہ علیہ وسلم] کے ناقدین واقعی کوئی معجزہ دیکھنا چاہیں، تو انھیں زیادہ دور تک نظر دوڑانے کی ضرورت نہیں۔ فی الحقیقت قرآن ہی وہ عظیم ترین معجزہ ہے جو کبھی پیش کیا جا سکتا تھا۔"

***Smith, Rev. Bosworth:-*** "It is the one miracle claimed by Muhammad--his 'standing miracle' he claimed it; and a miracle indeed it is." (....). "The miracles of Moses and Jesus, transient and temporary, but that of Muhammad is permanent and perpetual, and, therefore, far superior to all the miraculous events of proceeding ages." (26)

"محمد[صلی اللہ علیہ وسلم] نے اسی ایک معجزے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اسے آپ نے ایک دائمی معجزہ قرار دیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔۔۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے معجزات وقتی اور عارضی تھے، لیکن محمد[صلی اللہ علیہ وسلم] کا معجزہ مستقل اور دائمی ہے۔ اور اس لیے گزشتہ ادوار کے تمام معجزاتی واقعات سے بدرجہا بہتر ہے۔"

***Watt, Montgomery:-*** "In the Qur'an every word is the word of God, and is comparable to what is found in the Bible alongwith the phrase 'Thus says the Lord.'

The Qur'an, as we have it in our hands, either in the original Arabic or in an English translation, is thus the body of the revelations received by Muhammad. (...). For Muslim tradition the Qur'an is thus the word or speech of God, and Muhammad himself must also have regarded it in this way. Moreover he must have been perfectly sincere in this belief. He must have been convinced that he was able to distinguish between his own thoughts and the message that came to him from 'outside himself'. To carry on in the face of persecution and hostility would have been impossible for him unless he was fully persuaded that God had sent him; and the receiving of revelation was included in his divine mission." (27)

"قرآن میں کا ہر لفظ کلامِ الٰہی ہے۔ اور یہ بائبل کے ان اجزا کی مانند ہے جن کے آغاز میں "خداوند یوں فرماتا ہے" آیا ہے۔

جس حالت میں قرآن آج ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے، خواہ اصل عربی میں ہو یا کسی انگریزی ترجمے کی صورت میں، ان الہامات کا مجموعہ ہے جو محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل ہوئے۔ اس طرح اسلامی روایات کے لحاظ سے قرآن اللہ کا کلام ہے؛ اور بذاتِ خود محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] بھی لازماً اسے کلامِ الٰہی ہی سمجھتے ہوں گے۔ مزید برآں آنحضرت [صلی اللہ علیہ وسلم] اپنے اس اعتقاد مین یقینا مُخلص اور سچے ہوں گے۔ وہ یقینا سچے دل سے اس بات کے قائل ہوں گے کہ وہ اپنے ذاتی خیالات اور ان پر خارج سے نازل ہونے والے الہامات میں واضح امتیاز کر سکتے ہیں۔ اگر ان کا اس بات پر کامل ایمان و اطمینان نہ ہوتا کہ وہ اللہ کی طرف سے مبعوث ہیں اور وحی و الہام کا تحمل اللہ کی طرف سے ان کے مشن کا حصہ ہے، تو (اس قدر شدید قسم کے) ظلم و ستم اور عداوت و عناد کے علی الرغم وہ اپنا مشن اس جرأت و ہمت سے ہرگز جاری نہ رکھ سکتے۔"

***Wollaston, Arthur N.:-*** "The Quran is universally allowed to be written with the utmost elegance and purity of style, (....). Muhammad produced a work which, for its eloquence and beauty of diction, was unrivalled by any of the compositions of its time. This circumstance is deemed to stamp the Quran as having a divine origin, and indeed to this miracle, for such it is considered in Islam. Muhammad himself appealed for the confirmation of his mission, publicly challenging the most learned and gifted men of the day to produce a single chapter to compare with the book which he alleged God had whispered into his ears. (...).

That Muhammad's boast as to the literary excellence of the Quran was not unfounded, is further evidenced by a circumstance, which occurred about a century after the establishment of Islam. The story runs that in those days a body of religious "Nihilists", seeing the enormous power which the Quran exercised over the hearts of the faithful, commissioned a certain ***Ibn al Muqaffa,*** a man of profound learning, unsurpassed eloquence and vivid imagination, to produce a book to rival the Sacred Book of Islam. ***Ibn al Muqaffa*** agreed, but stipulated that he should be allowed a period of twelve months wherein to accomplish his task, during which time all his bodily wants should be supplied, so that he might be enabled to concentrate his mind on the task which he had undertaken. At the expiration of half the

allotted interval his friends, on coming to make inquiries as to his progress, found him sitting, pen in hand, deeply absorbed in study, while before him was a blank sheet of paper, and around his desk a wild confusion of closely-written manuscripts torn to pieces, and scattered indiscriminately over the apartment. In good truth he had tried to write a single verse equalling the Quran in excellence, and failed; and he confessed with confusion and shame that a solitary line had baffled all his efforts for six months; so he retired from the task hopeless and crestfallen." (28)

"عالمی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ قرآن 'ندرت و شوکتِ الفاظ اور معنوی خلوص و تاثیر سے معمور ہے۔ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] نے ایک ایسی تالیف پیش کی، جس کے مؤثر استدلال اور الفاظ کے حسن کی اپنے عہد میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ یہ امر واقعہ قرآن کے آسمانی سرچشمے کا شاہد تصور کیا جاتا ہے۔ قران کے اس اعجاز و تاثیر کو محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] نے اپنی دعوت کی حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ آپ نے اس دور کے علماء و فضلا کو علی الاعلان اس بات کا چیلنج دیا کہ وہ اس کتاب کی، جس کے متعلق آنحضرت [صلی اللہ علیہ وسلم] کا دعویٰ تھا کہ اسے اللہ نے ان پر نازل کیا ہے، کسی ایک سورت کی ہم پایہ کوئی عبارت بنا کر دکھائیں۔

اِس بات کو؛ کہ محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کا قرآن کے بے مثال ادبی شاہکار ہونے کا دعویٰ بے بنیاد نہیں؛ مزید تقویت اس واقعہ سے ملتی ہے جو اسلام کے محکم بنیادوں پر قائم ہونے سے قریباً ایک صدی بعد رُونما ہُوا۔ روایت ہے کہ اس دور کے بے دین ملحدوں کی ایک جماعت نے؛ اہلِ ایمان کے دلوں پر قرآن کی عظیم الشان گرفت دیکھ کر؛ وسعتِ علم، بے مثال فصاحت و بلاغت اور عظیم الشان قوتِ تخیّل کے حامل اِبن المقفع نامی ایک شخص کی خدمات حاصل کیں؛ کہ وہ اسلام کی مُقدس کتاب کے مقابلے کی ایک کتاب لکھے۔ اِبن المقفع راضی ہو گیا، لیکن یہ شرط عاید کی کہ اسے اپنے اس کام کی تکمیل کے لیے بارہ ماہ کی مہلت فراہم کی جائے؛ اور اس دوران میں اس کی تمام جسمانی و طبعی ضروریات بھی اسے مہیا کی جائیں؛ تا کہ وہ اپنا ذہن پوری طرح اپنے مفوّضہ کام پر مرکوز کر سکے۔ مقررہ میعاد کی نصف مدت کے اختتام پر جب اس کے ساتھی اس کے کام کی رفتارِ ترقی کا جائزہ لینے آئے، تو انھوں نے دیکھا کہ وہ قلم ہاتھ میں لیے فکر و مطالعہ میں محو ہے؛ اس کے آگے کورے کاغذ کی ایک شیٹ رکھی ہے اور اس کے ڈیسک کے چاروں طرف تنگ تنگ لکھ کر پرزہ پرزہ کیے ہوئے مسوّدوں کا ایک بے ہنگم انبار نہایت بے ترتیبی سے پورے کمرے میں بکھرا پڑا ہے۔ اس نے مکمل دیانت اور پورے دھیان گیان سے اس امر کی بھرپور

کوشش کی تھی کہ وہ قران کی عظمت کے ہم پایہ صرف ایک آیت ہی لکھ پائے؛ لیکن [اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!] وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اس نے گھبراہٹ اور شرمندگی کے عالم میں تسلیم کیا کہ صرف ایک آیت ترتیب دینے میں بھی اس کی چھ ماہ کی شبانہ روز کی محنتیں ناکام رہیں۔ انتہائی مایوسی اور احساسِ شکست خوردگی کے ساتھ وہ اس کام سے دست بردار ہو گیا۔"

سطورِ بالا میں قرآنِ حکیم کے متعلق نامور غیر مسلم مغربی مُستشرقین کے متعدد اقتِباسات نقل کیے گئے ہیں۔ یہ سب اربابِ علم و تحقیق اسلامی و مشرقی عُلوم واَلسِنہ کے نہایت معتبر حوالے ہیں۔ مندرجہ بالا اقتِباسات میں انھوں نے جن خیالات کا اِظہار کیا ہے؛ وہ نہ تو بغیر سوچے سمجھے یا بے دھیانی میں لکھے گئے ہیں، نہ انھوں نے کسی کذب بیانی سے کام لیا ہے، اور نہ ان کے یہ خیالات کسی کے زیرِ اثر یا مُروّت و مفاہمت اور خیر سگالی کے جذبے کے تحت سپُردِ قلم کیے گئے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ نہ تو ان میں سے کسی نے اسلام قبول کیا ہے؛ اور نہ ان سب کے دل میں اسلام کے لیے کوئی نرم گوشہ ہے۔ انھوں نے فی الحقیقت قرآن کو ایسا ہی پایا، اور قرآن کے متعلق یہ ان کی سوچی سمجھی اور بے لاگ آرا ہیں۔ در حقیقت قرآن کی عظمت اور اس کی خصوصیات ہی ایسی ہیں کہ اس نے ہر زمانے میں اپنے شدید ترین ناقدِین تک کی ایک بڑی تعداد کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ پوری دلجمعی سے بھرپور اور زوردار الفاظ میں اسے خراجِ تحسین پیش کریں۔ یہی وہ بات ہے جس کے لیے عربی میں "**اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَآءُ**" [فضیلت وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دے] کہا جاتا ہے۔

بعض غیر مسلم ناقدینِ اسلام یہ اعتراض کرتے ہیں، کہ مستشرقین کی مُحوّلہ بالا قسم کی عبارات دراصل ان کے عہدِ ناپختگی کے ابتدائی خیالات ہیں؛ اور رسوخِ علم اور پختگیٔ فکر پا لینے کے بعد وہ ان خیالات سے دست بردار ہو گئے تھے؛ اور بعد کی تحریروں میں انھوں نے اپنے ان خیالات سے رجوع کر لیا تھا۔ یہ ایک ایسا دعویٰ ہے کہ اس کے حق میں نہ کوئی دلیل پیش کی جا سکتی ہے اور نہ اس کی کوئی مثال ہی موجود ہے۔ بلکہ بعض حالات میں معاملہ اس کے برعکس ہے؛ لیکن اس موقع پر اس کے متعلق کسی تفصیلی گفتگو کی نہ گنجایش ہے، نہ ضرورت۔ اس قسم کے بے ہودہ اعتراضات کو خود سنجیدہ قسم کے غیر مسلم اربابِ علم و تحقیق نے بھی درخورِ اعتِنا نہیں سمجھا؛ کیونکہ ایسے نادان دوست حقیقتاً اپنے فاضل مستشرقین کی کوئی خدمت نہیں بلکہ ان کی توہین کر رہے ہوتے ہیں۔

ان اقتباسات کے پیش کرنے سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اگر یہ عبارات نہ ہوتیں، تو قرآن کی حقانیت میں کوئی کمی واقع ہو جاتی؛ انھیں پیش کرنے سے مقصود یہ ہے کہ قرآن کی صداقت و حقانیت اتنی واضح اور مُبرہَن ہے کہ اس کا مطالعہ کرنے والا محقق کبھی نہ کبھی ضمیر کی خلش سے مجبور ہو جاتا ہے؛ اور اسے اپنی منصف مزاجی کا بھرم رکھنے کے لیے بھی اعترافِ حقیقت ہی میں عافیت نظر آتی ہے۔

## حوالہ جات


1- *[Daniel, N., Islam and the West: The Making of an Image, Edinburgh University Press, 1966, Rodinson, M, Muhammad, Penguin Books, Harmondsworth, 1977, p.77 (as quoted by M. Khalifa, The Sublime Quran and Orientalism, Longman, London & NY., 1983, p.12)]*

2- *[W. Montgomery Watt, Muhammad Prophet and Statesman, Oxford University Press, printed in Great Britain by Stephen Austin & Sons Ltd., Hertford, 1961, pp.18f.]*

3- *[Morgan, K.W., Ed., Islam Interpreted by Muslims, Ronald Press, London, 1958, p.27 (as quoted by M. Khalifa, The Sublime Quran and Orientalism, Longman, London and NY., 1983, p.24)].*

4- *[Guillaume, A., Islam, Penguin Books, Harmondsworth, 1977, p.25].*

5- *(Arberry, A. J., The Koran Interpreted, O.U.P., Oxford, 1983, pp.x ff.).*

6- *(Richard Bell, Introduction to the Qur'an, Edinburgh, at the University Press, 1953, pp.27, 81).*

7- *(The Qur'an, Tr. by E.H. Palmer, Motilal Banarsidass Publishers Private Ltd., Delhi, in the "Sacred Books of East" series, Ed. H.F. Max Muller, Vol.6, 1993, p.lv).*

8- (George Sale, "A Preliminary Discourse" to the translation of "The Koran, Commonly Called The Alkoran of Mohammed", London & NY., Frederick Warne & Co., na., pp.471f.).

9- (G. Margoliouth, Introduction to The Koran, Translated by the Rev. J. M. Rodwell, J.M. Dent & Sons Ltd., London, 1943, p.vii).

10-(Groliers Encyclopedia, The Grolier Society Publishers, NY., Vol.XII, 1958, p.122).

11-(International Encyclopedia of the Social Sciences, {article by Gallagher, Charles F.} ed. David L. Sills, USA., The Macmillan Co. & the Free Press, Vol. 8, 1968, p.205).

12-(Encyclopaedia of Religion and Ethics, Ed. by J. Hastings, Edinburgh, T & T Clark, 38, George Street, 1967, Vol.8, p.875).

13-(The New Schaff-Herzog Encyclopedia of Religious Knowledge, Ed, by Samuel Macauley Jackson, in 12 Vols., Funk and Wagnalls Co., NY and London, 1910, Vol. vii, p.438).

14- (The New Universal Encyclopedia, Founder Ed. Sir John Hammerton, Revising Ed. Gorden Stowell, London, The Educational Book Company Ltd., na., Vol. IX, pp. 4888, 5417).

15-(Will Durant, The Story of Civilization IV, The Age Of Faith, Simon and Schuster, NY., 1950, pp. 176,83).

16-(Karen Armstrong, Muhammad, A Western attempt to Understand Islam, London, Victor Gollancsz Ltd., 1991, p.50).

17-(Birkenhead, as quoted by Hughes, op. cit., p.526).

18-(R.V.C. Bodley, The Messenger, The Life of Mohammed, London, Robert Hale Ltd., 1946, p.232).

19-( H.G. Dorman, Towards Understanding Islam, NY., 1948, p.3 [as quoted by Abdul Hameed Siddiqui, Life of Muhammad, Dar el Fath,

*Beirut, 1969, p.113]).*

*20-(Bodley, R.V.C., The Messenger: The Life of Mohammed, London, Robert Hale Ltd., 1946, p.237).*

*21-(Hughes, Dictionary of Islam, Lahore, Premier Book House, 1964, p.526).*

*22-(Alfred Guillaume, Islam, Penguin Books Ltd., Harmondsworth, 1977, p.73).*

*23- (Joseph Von Hammer, History of the Assassins; Tr. from German by Oswald Charles Wood, Vizetelly, Branston &Co., Printers, London; Reprinted by Gyanmandal Press, Benares, 1926, pp.10f.).*

*24-(John B. Noss and David S. Noss, Man's Religions, Macmillan Publishing Company, NY., Collier Macmillan Publishers, London, 7th Ed., 1984, p.508).*

*25-[E. Royston Pike, Mohammed, Founder of the Religion of Islam (Pathfinder Biographies), Weidenfeld & Nicolson (Educational) Ltd., London, 1962, p.81].*

*26-(Rev. Bosworth Smith, Muhammad and Muhammadanism, Lahore, Sind Sagar Academy, na., pp.243, 396).*

*27-( Prof. W. Montgomery Watt, Islam and Christianity Today, Routledge & Kegan Paul plc., London, 1983, p.57).*

*28-(Arthur N. Wollaston, The Sword of Islam, London, John Murray, Albemarle Street, W., 1905, pp.253ff.).*